سوال

(260) مجبوری کے وقت سودی قرض

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی جیل میں ہیں، ان کی رہائی کے لیے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے، اگر یہ رقم نہیں دی جاتی تو مزید دو سال قید بڑھ سکتی ہے، میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے اور مجھے کوئی قرض بھی نہیں دیتا، ایک شخص اس شرط پر قرض دینے کے لیے تیار ہے کہ تین سال کے بعد اسے دو لاکھ واپس کیے جائیں، کیا اس قسم کی مجبوری کے پیش نظر سود پر قرض لیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی کاروبار یا لین دین اس قدر سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کام کرنے والے کو سخت وارننگ دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اگر تم اس سودی لین دین سے باز نہیں آؤ گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔‘‘ [1]

اور احادیث میں سود لینے اور دینے کو اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے لہٰذا ایک مسلمان کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم بہتر یہی ہے کہ وہ اسے کسی صورت میں اختیار نہ کرے، صورت مسؤلہ میں کوئی ایسا عذر نہیں جس کی بنیاد پر سود پر قرض لینے کو جائز قرار دیا جائے، جان بچانے کے لیے مردار کھانے کی اجازت قرآن نے دی ہے، لیکن صورت مسؤلہ کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارے رجحان کے مطابق کسی مالدار سے قرض لے کر اپنے باپ کی رہائی دلائی جا سکتی ہے لیکن اس رہائی کے لیے سود پر قرض لینا شرعاً درست نہیں ہے، ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ دو سال تک مزید قید برداشت کر لی جائے لیکن اس حرام کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ: ۲۷۹۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:242

محدث فتویٰ